بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل

یوم یکشنبہ

جلد ۳۱ | ۲۲ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش | ۲۰ شعبان ۱۳۶۲ھ | ۲۲ اگست ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۹۷

۱۹۱

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۱ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۹ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور بخیریت جابہ پہنچ گئے ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ حضور کل انشاء اللہ ڈلہوزی تشریف لے آئیں گے۔

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

قادیان ۲۱ ماہ ظہور۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر اور کان میں درد کے علاوہ بخار کی شکایت بھی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا بخار اتر چکا ہے۔ لیکن ابھی نقاہت اتنی زیادہ ہے کہ دو چار قدم بمشکل چل سکتے ہیں۔ احباب دعائے صحت کاملہ کریں۔

جناب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب موگا کو نظارت دعوۃ و تبلیغ نے سالانہ جشن انجمن کے جلسہ میں شریک ہونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۰ شعبان ۱۳۶۲ھ

غیر اسلامی حکومت کی اطاعت اور مسلمان

جماعت احمدیہ پر مخالفین جو اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ یہ جماعت حکومت برطانیہ کے ساتھ جو ایک غیر اسلامی حکومت ہے۔ نہ صرف اطاعت و تعاون کرتی بلکہ اس کو نہایت ضروری قرار دیتی ہے۔ جو ان کے نزدیک ناجائز اور تعلیم اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ حالانکہ یہ لوگ خود بھی بڑے مزے سے اسی حکومت کے ماتحت رہتے اور اس کے قوانین پر پوری طرح عمل کرتے ہوئے عملاً تعاون و اطاعت کر رہے ہیں۔ حال میں ایک صاحب عبدالوحید خاں نام نے ایک کتاب "تاریخ افکار و سیاست اسلامی" شائع کی ہے۔ جس میں یہ بتایا ہے۔ کہ "اسلام کا نصب العین دنیا میں حکومت الٰہیہ کا قیام ہے مسلمانوں کے لئے دنیا میں رہنے کی دو ہی شکلیں ہیں۔ یا حکومت قائم کر کے دارالاسلام بنائیں۔ یا پھر ارض اسلام میں ہجرت کر جائیں دارالحرب میں رہنا اور غیر اسلامی حکومت سے تعاون کرنا مسلمانوں کے لئے بالکل حرام ہے۔ خدا تعالے نے دارالاسلام اور دارالحرب کے درمیان کوئی تیسری راہ مومن کے لئے نہیں بتلائی۔" وغیرہ وغیرہ

یہ خیالات اپنے اندر جس قدر معقولیت رکھتے ہیں۔ وہ ظاہر ہے۔ مصنف کے نزدیک ہندوستان دارالحرب ہے۔ اور اس لئے ان کے اصول کے مطابق مسلمانوں کو جہاد کرنا چاہیئے۔ یا ہندوستان سے ہجرت کر جانا چاہیئے۔ مگر یہ نہیں بتایا۔ کہ اس وقت دنیا میں صحیح معنوں میں اسلامی حکومت ہے کہاں۔ اور اگر بفرض محال ہو بھی۔ تو دنیا کا کونسا ایسا ملک ہے۔ جو ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو اپنے یہاں جگہ دے گا۔ مصنف کے نظریات کی حیثیت ظاہر کرنے کے لئے اور بھی بہت سے دلائل ہیں۔ لیکن اس وقت اس کتاب پر تبصرہ مقصود نہیں۔ بلکہ اس تبصرہ کا ذکر مقصود ہے۔ جو معزز معاصر معارف بابت ماہ اگست ۱۹۴۳ء میں اس کتاب پر کیا گیا ہے۔ اور جس میں جماعت احمدیہ کے نقطہ نگاہ کی تائید بڑے زور سے کی گئی ہے۔ معاصر موصوف لکھتا ہے۔ کہ :-

"غیر اسلامی حکومت سے تعاون اور اس کی اطاعت بھی تشریح طلب ہے۔ ہر تعاون اور اطاعت معصیت نہیں۔ تعاون سے مراد روزانہ کی زندگی میں ایک دوسرے کے کام آنا۔ یہ معصیت نہیں۔ بلکہ معاشرتی زندگی کی ناگزیر ضروریات میں سے ہے۔ البتہ تعاون علی الاثم والعدوان نہ ہونا چاہیئے مشترکہ مفاد کے لئے ابھی تعاون کوئی گناہ نہیں ہے۔ بلکہ بعض اوقات خالص اسلامی مفاد کے لئے کفار سے تعاون کی ضرورت پیش آتی ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف دنیاوی امور بلکہ اسلامی مفاد و مصالح کے لئے یہود و نصاریٰ سے تعاون فرمایا ہے۔"

پھر لکھا ہے کہ:-

"ایسے مشترکہ قوانین کی اطاعت جن کا تعلق مذہب سے نہیں۔ یا جو دونوں کے لئے مفید ہیں۔ معصیت نہیں ہے۔ مثلاً آج کل حفظان صحت، صفائی، امن و امان، پبلک کے مفاد کے دوسرے قوانین کی پابندی جو ہمارے مذہبی احکام کے خلاف نہیں۔ اور جو ہر شخص کے لئے یکساں مفید ہیں۔ معصیت نہیں۔"

مصنف نے اپنی کتاب میں اس نظریہ کو بھی پیش کیا ہے۔ کہ

"دنیا میں جتنے بھی نبی آئے۔ وہ صرف حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے تشریف لائے تھے۔ اور شیطانی حکومتوں اور طاغوتی قوتوں کو مٹا کر حکومت الٰہیہ کا قیام جملہ انبیاء علیہم السلام کا نصب العین تھا۔"

اس پر اظہار رائے کرتے ہوئے معاصر معارف نے اس کی تردید کی ہے اور لکھا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم نے "نمرود کی کوئی سیاسی مخالفت نہیں کی۔ اور نہ اس کی حکومت کے مقابلہ میں کوئی دینی نظام پیش کیا۔ جس کے بغیر حکومت الٰہیہ کا قیام ناممکن ہے۔ کلام مجید میں جن جن مقاموں پر حضرت موسیٰ اور فرعون کا واقعہ مذکور ہے۔ وہاں سیاسی حکومت الٰہیہ کے قیام کی کسی کوشش کا کوئی اشارہ تک نہیں ہے۔ حالانکہ حضرت موسیٰ صاحب شریعت تھے۔ اور آپ کو خدا کی جانب سے دین و دنیا کا قانون بھی عطا ہوا تھا۔ ...... بنی اسرائیل میں سیاسی حکومت کی بنیاد حضرت موسیٰ کے صدیوں کے بعد حضرت شموئیل علیہ السلام کے زمانہ میں پڑی ...... اس طرح حضرت عیسیٰ نے بھی کسی حکومت کی کوئی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ آپ کوئی نئی شریعت بھی نہیں لائے۔ ان کی تعلیم میں تو حکومت کا کوئی قانون ہی نہیں ہے۔" وغیرہ وغیرہ

معاصر موصوف کا یہ تبصرہ کسی قدر تفاصیل کے ساتھ ہم نے اس لئے درج کر دیا ہے۔ کہ جو مخالفین جماعت احمدیہ پر سیاسیات کے بارہ میں بلاوجہ اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ وہ ایک اپنے ہمخیال فاضل کے افکار کو مطالعہ کر کے اندازہ کر سکیں۔ کہ ہمارے خلاف اعتراضات کی کیا حقیقت ہے۔ آج کل مسلمانوں میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو رہا ہے۔ جو قوم کو صحیح نصب العین اور مقصد زندگی سے دور لے جانے کے درپے ہے اور سیاسیات کے خارزار میں الجھا کر ان کی تباہی کو مکمل کرنا چاہتا ہے۔ ایسے لوگ اسلام کی صحیح تعلیم سے قطعی طور پر ناواقف اور قوم کے نادان دوست ہیں۔ ان کے خیالات خطرناک زہر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے جس قدر ممکن ہو۔ ان سے بچنا اور دوسروں کو بچانا چاہیئے۔

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب } اس ہفتہ بھی چونکہ کوئی خطبہ نمبر شائع نہیں ہوا۔ لہذا یہ پرچہ خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کی خدمت میں ارسال کیا جا رہا ہے۔ — مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینہ ستیارتھ پرکاش

گذشتہ چند ہفتوں میں آریہ سماجی اخبارات نے ستیارتھ پرکاش کے ڈیفنس میں جو کچھ لکھا یا شائع کیا۔ خاکسار کا اس پر تبصرہ کرنے کا ارادہ تھا۔ اور اس سلسلہ میں اخبار پرتاپ کے ایک اعتراض کا جواب بعنوان "ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کے متعلق چند غلط فہمیوں کا ازالہ" شائع کرتے ہوئے اعلان بھی کیا تھا۔ کہ ان کی باتوں کا جواب آئندہ دیا جائے گا۔ مگر جب اس غرض کے لئے مواد جمع کرنا شروع کیا۔ تو وہ اتنا زیادہ ہو گیا۔ کہ جو اخبار میں شائع نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے ارادہ بدلنا پڑا۔ اور یہی تجویز ہوئی۔ کہ "آئینہ ستیارتھ پرکاش" کے نام سے ایک رسالہ مرتب کر کے شائع کر دیا جائے۔ سو اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے خاکسار کی بیماری اور کمزوری کے باوجود رسالہ ہذا عنقریب مکمل ہو کر احباب کے سامنے آ سکیگا۔ اس میں ممبران آریہ سماج کے ان تمام عذرات کو خود انہی کی تحریروں سے ہی رد کر کے دکھایا جائے گا۔ جو وہ آجکل ستیارتھ پرکاش کے بیانات و اعتراضات کی تائید میں دلیل کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ستیارتھ پرکاش کے مصنف کی مذہبی تواریخی اور علمی تحقیق کی خامیوں کے بھی بعض ایسے دلچسپ اور عجیب و غریب نمونے پیش نظر ہوں گے۔ توقع ہے۔ کہ ان کو پڑھتے ہوئے خود سمجھدار آریہ سماجی دوست بھی حیرت سے انگشت بدنداں ہو جائیں گے ذیل میں اس کے تمہیدی حصہ کے ایک دو ٹکڑے بطور نمونہ شائع کئے جا رہے ہیں۔

خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

کیا جناب سوامی دیانند صاحب رشی مہرشی تھے!

ستیارتھ پرکاش کے دلآزار الفاظ کو خود تبدیل کر دینے کی تجویز پر آریہ سماجی یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ چونکہ بانی آریہ سماج رشی مہرشی تھے۔ اس لئے ان کی تصانیف میں ہم کسی قسم کی تبدیلی کے مجاز نہیں۔ اس پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا واقعی جناب سوامی صاحب رشی یا مہرشی تھے؟ کیا ویدک لٹریچر میں جو تعریف رشی یا مہرشی کی بیان کی گئی ہے۔ وہ آپ پر صادق آتی ہے۔ اور کیا خود جناب سوامی نے بھی اپنی زندگی میں اپنی کسی کتاب میں رشی یا مہرشی ہونے کا دعوے کیا ہے۔ یا انہوں نے اپنی زبان یا تحریر میں اس قسم کا دعوے کیا ہے۔ کہ میں رشی یا مہرشی ہوں؟

اگر سوامی صاحب نے ایسا دعویٰ کیا ہے تو آریہ سماج کی طرف سے ایسے دعوے کا پیش ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگر کوئی ایسا دعوے آریہ سماج کی طرف سے سوامی جی کا پیش نہیں کیا گیا۔ تو پھر یہ عذر باطل ہے۔

مگر جہاں تک ہمارا علم ہے ہم پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ جناب سوامی دیانند صاحب نے کسی جگہ کسی وقت اور کسی کے سامنے بھی یہ دعوے نہیں کیا۔ کہ میں رشی یا مہرشی ہوں۔ اور نہ ہی اپنی کسی تحریر کسی چٹھی کسی خط یا کسی کتاب میں اپنے آپ کو رشی یا مہرشی لکھا ہے

امر واقع یہ ہے۔ کہ وہ ایسا دعوے کر بھی نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ زمانہ قدیم میں مقدس رشیوں میں جو اوصاف پائے جاتے تھے۔ یا ویدک لٹریچر میں جو تعریف یا لکشن رشی کا بیان کیا گیا ہے۔ وہ مجھ میں نہیں پایا جاتا۔ ویدک لٹریچر میں رشی کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

"ساکھشات کرت دھرمان رشیہ" یا "رشیہ منتر درشٹہ" یا "رشی درشنات" کہ رشی وہ ہوتا ہے جس نے دھرم کا ساکھشات کیا ہو۔ رشی وہ ہوتا ہے جس نے وید منتر ایشور سے حاصل کئے ہوں۔ رشی وہ ہوتا ہے جسے وید منتر کے معانی و مطالب خود ایشور نے سمجھائے ہوں۔ یا جس نے سمادھی یا مراقبہ میں جا کر ایشور سے علم حاصل کیا ہو۔ (نرکت)

لیکن جناب سوامی دیانند صاحب پر یہ تعریف صادق نہیں آتی۔ کیونکہ آپ نے خدا تعالے سے براہ راست دھرم نہیں سیکھا۔ آپ پر وید منتر نازل نہیں ہوئے۔ آپ نے براہ راست سمادھی یا یوگ مکت (مراقبہ) ہونے کی حالت میں ایشور سے وید کے صحیح مطالب و معانی معلوم نہیں کئے۔ اور نہ ہی خدا تعالے نے آپ کو شرف مکالمہ و مخاطبہ بخشا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جناب سوامی صاحب بال برہمچاری سنیاسی اور پرچارک اور اچھے لیکچرار اور آریوں کے نامور گرامی اور اعلیٰ پایہ کے مشہور لیڈر سمجھے جاتے تھے ویدوں کے مفسر بھی تھے۔ مگر رشی یا مہرشی نہ تھے کیونکہ ان پر ایشور کی طرف سے وید منتر نہ نازل ہوئے۔ اور نہ ان پر وید منتروں کے معانی کھولے گئے۔ چنانچہ ایک معزز آریہ سماجی ودوان پنڈت نردیو شاستری وید تیرتھ نے بھی رسالہ نو جیون کے خاص رشی نمبر ۱۹۱۸ء کے ایک مضمون میں لکھا تھا۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ

"سوامی دیانند نہ تو رشی تھے نہ مہرشی تھے ان کے نام کے آگے پیچھے جو لوگ اس طرح کے الفاظ (رشی مہرشی) کا استعمال کرتے ہیں۔ وہ بے عقل ہیں۔ نرکت (ویدک لغات) .... میں رشی کی یہی تعریف بیان کی گئی ہے۔ کہ براہ راست ایشور سے منتروں کے معانی جاننے والے کو رشی کہتے ہیں۔ وید منتروں کے اوپر جن کا نام پایا جائے۔ یا آرش انوکرمنی کا (وید منتروں و ان کے رشیوں کی تفصیلات کا مجموعہ) میں جن کا نام پایا جاتا ہے۔ وہی رشی کہے جا سکتے ہیں دوسرے نہیں الخ"

(منقول از ستیارتھ پرکاش آلوچن صفحہ ۲۵)

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ رشی کہلانے کا مستحق وہی ہو سکتا ہے۔ جو وید منتروں کے معانی ایشور سے سیکھے۔ اور جن کا نام وید منتروں کے شروع میں مرقوم ہو۔ اور جس کا نام "آرش انوکرمنی کا" میں بھی پایا جائے۔ چونکہ جناب سوامی صاحب نے وید منتروں کے معانی ایشور سے ساکھشات نہیں کئے۔ ان کا نام وید منتروں کے شروع میں نہیں لکھا گیا۔ ان کا ذکر "انوکرمنی کا" میں نہیں پایا جاتا۔ اس لئے آپ رشی کہلانے کے مستحق نہیں۔

بات یہ ہے کہ جناب سوامی دیانند صاحب کو یہ نرالا خطاب دینے والے وہ صاحب ہیں جو خود وید اور ویدک علوم اور ویدک اصطلاحات سے ناواقف تھے۔ اور جنہیں انگریزی ہندی اردو کے علاوہ ویدوں کی زبان کا کوئی خاص علم بھی نہ تھا۔ یہ خطاب دینے والے پنجاب کے مشہور آریہ سماجی مناظر جناب ماسٹر آتما رام صاحب امرتسری تھے۔ اور جہاں تک ہم سمجھتے ہیں سب سے پہلے آپ نے ہی جناب سوامی صاحب کو رشی یا مہرشی کا خطاب دیا۔ جیسا کہ ان کے مندرجہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔ "آپ سوامی جی کی سوانح عمری (جسے پنڈت لیکھرام صاحب نے ادھورا چھوڑا تھا) کو مرتب کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں۔ کہ سوامی صاحب منش شریتی (انسانی جماعت) سے نہیں۔ کنتو (بلکہ) رشی شریتی (رشیوں کی جماعت) سے تعلق رکھتے تھے ان کے پوتر وارتک (مقدس مذہبی) آچرن۔ ذاتی (?) جیون (زندگی) میں رشی منیوں کا درشٹانت (نمونہ) ملتا ہے۔ ان کا کیرکٹر ایک لفظ میں یہ کہہ دینے سے بیان ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مہرشی تھے۔"

(جیون چرتر کلاں ص ۹۸)

مگر ماسٹر آتما رام صاحب خود سنسکرت دان نہ تھے۔ اور نہ ہی ویدوں کا علم رکھتے تھے۔ جیسا کہ شری سوامی شردھانند جی نے اپنے اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر میں بیان فرمایا ہے۔ کہ

"کیا ماسٹر صاحب دعوے کر سکتے ہیں۔ کہ جو ویدوں کے نئے مطلب وہ اپنے لیکچروں میں ظاہر کیا کرتے ہیں۔ وہ محض وید منتروں کو دیکھنے سے ہی ان پر افشا ہو گئے تھے۔ وید انگ مول یعنی متن تو شاید ماسٹر صاحب سمجھ ہی نہیں سکتے۔ رشی دیانند کی محض سنسکرت تفسیر بھی اگر ان کے سامنے رکھی جائے تب بھی وہ شاید سمجھ نہ سکیں گے۔ جب تک کہ پنڈتوں کا کیا ہوا آریہ بھاشا ہندی کا ترجمہ پڑھنے۔ اور اس پر غور و خوض کرنے کی اجازت نہ دی جائے"

(اخبار ست دھرم پرچارک ۱۲ / اگست ۱۹۰۴ء)

پس بانی آریہ سماج کو رشی مہرشی کا خطاب دینے والے صاحب کا مبلغ علم صرف یہ تھا۔ جو آریہ سماج کے مسلمہ لیڈر سوامی شردھانند نے بیان فرمایا۔ قارئین کرام خود ہی غور فرمائیں۔ کہ ایسے شخص کے کہہ دینے سے کسی کو رشی یا مہرشی سمجھ لینا کسی طرح بھی بجا اور مناسب ہو سکتا ہے؟ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ خود جناب سوامی دیانند صاحب اس خیال کی تکذیب اپنی زندگی میں فرما گئے ہیں۔ اور برملا کہہ چکے کہ میں رشی یا مہرشی نہیں جیسا کہ ذیل کے دو مستند بیانات سے ظاہر ہے

شری سوامی جی کے وقائع نگار پنڈت لیکھرام صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "ایک دفعہ ممالک مغربی شمال کے ایک مشہور نگر میں کسی شخص نے ان سے کہا۔ کہ سوامی جی آپ تو رشی ہیں جواب میں سوامی جی کہنے لگے۔ کہ رشیوں کے ابھاو (عدم موجودگی) میں مجھے رشی کہہ رہے ہو۔ لیکن سچ جانو کہ اگر میں کناد رشی کے سمے (زمانہ) میں اُتپن (پیدا) ہوتا تو اس وقت کے ودوانوں (عالموں) میں بھی مشکل گنا جاتا۔" (جیون چرتر کلاں ص ۹۰)

یہی نہیں بلکہ آپ دیگر مواقع پر یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک آریہ سماجی [illegible]

بابا ہیرا سنگھ سودی بی۔اے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بتایا ہے کہ سوامی صاحب کا فرمانا تھا۔ کہ "اگر وہ گوتم اور کناد رشیوں کے زمانہ میں ہوتے تو یہ رشی لوگ ان کو اپنے ہاں (دھنی دہونے کے لئے بھی نوکر نہ رکھتے" (اخبار آریہ مسافر آگرہ شتابدی نمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۹) پس خود جناب سوامی صاحب کے اس قدر صاف اور واضح بیانات کے ہوتے ہوئے آپ کو رشی مہرشی کہہ کر ستیارتھ پرکاش میں مناسب اور ضروری اصلاح سے گریز کرنا آریہ بھائیوں کیلئے قطعاً مناسب نہیں۔

جناب سوامی دیانند صاحب کی جو واقعی پوزیشن تھی۔ وہ انہی کے ایک ممتاز اور مشہور معتقد نے بایں الفاظ ظاہر کر رکھی ہے

پنڈت لیکھرام صاحب کلیات آریہ مسافر میں لکھتے ہیں کہ "کوئی آریہ وِدوان (سوامی جی) کو گورو نہیں مانتا۔ ہاں آریہ دھرم یا ویدک ہدایت کے پرچارک (مبلغ) تھے۔ اور ست دھرم کے پرکاشک (ظاہر کنندہ) سوامی جی صرف سنیاسیوں کا خطاب ہے۔ اور ایک ادبی آداب و القاب۔ سوامی جی ایک غریب بودیشا تھے۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۳۶۲)

"حالیاں آریہ سماج تو سوامی جی کو خدا یا خدا کا اوتار یا پیغمبر نہیں مانتے۔ بلکہ آریہ (دھرم) کا اپدیشک جانتے ہیں۔ حالانکہ وہ ابتدائی زندگی سے کبھی مورتی پوجک (بت پرست) کبھی طالب علم کبھی میانئیک (منطقی)، کبھی ویدانتی (ہمہ اوستی) رہے"۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۶۸)

ہم سمجھتے ہیں۔ کہ پنڈت صاحب موصوف نے جناب سوامی صاحب کی بجی تلی اور صحیح پوزیشن بیان کر دی۔ پس جو لوگ عقائق کے ہوتے ہوئے بھی یہ کہیں۔ کہ چونکہ سوامی صاحب مہرشی تھے۔ اس لئے آریہ سماج ان کی تحریروں میں تبدیلی نہیں کر سکتی۔ محض دفع الوقتی ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصحیح:۔ اعلان نکاح مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۱ اگست میں ملک عنایت اللہ صاحب کی جائے سکونت سمبڑیال کی بجائے کرٹیال چھپ گئی ہے۔ علاوہ ازیں ملک ہی بخش صاحب ساکن لالہ موسیٰ کے ساتھ حال مہر سیالکوٹ زائد پڑھا جائے۔ ملک سراج الدین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔

ضرورت ہے

راشنیات سندھ کے لئے چند ایسے اکاؤنٹنٹوں کی ضرورت ہے جو حساب کے کام سے واقف ہوں۔ تعلیم میٹرک تک ہو۔ جو اصحاب خصوصاً جو ٹائپ جانتے ہوں۔ کے لئے ترقی کا عمدہ موقع ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں:۔

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ، قادیان

کوئن ٹیبلٹس

موسمی بخار سے پہلے
بخار کی حالت میں
اور بخار کے بعد

ہر حال میں فائدہ مند ہیں

قیمت فی شیشی (۵۰ ٹکیاں) دو روپے

کوئن سٹورز قادیان

الفضل کی اعانت!

ہم جناب خان محمد عیسیٰ جان صاحب (آرمی ہیڈ کلرک، جالندھر چھاؤنی) کے ممنون ہیں کہ انہوں نے مبلغ دس روپیہ کی رقم بطور اعانت الفضل بھجوائی جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر)

سواستھیہ پالز

سکوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا و نیو کرن جال کی تیار کردہ

مختلف جگہ گھومنے والے اصحاب اب پانی لاگ سے بچے رہینگے!

جب ہم کبھی بمبئی۔ کلکتہ وغیرہ میں گئے تو دوسرے شہروں سے گئے ہوئے اصحاب نے اکثر شکایت کی کہ انکی صحت یہاں آ کر بالکل بگڑ گئی ہے نہ کھانا ہضم ہوتا ہے نہ دودھ پچتا ہے انکی طاقت جسمانی کے ساتھ قوت باہ بھی کم ہو گئی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جا کر ہے تو پانی موافق نہیں آتا اسکو پانی لاگ کہتے ہیں۔ پہاڑوں پر جانیوالوں کا ہاضمہ بھی خراب ہو جاتا ہے کسی کا پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ جل ڈائی یا پیاز کا اسہال ہو جاتا ہے جنکو سفر اکثر کرنا پڑتا ہے۔ ان کو کوئی نہ کوئی تکلیف ہوتی رہتی ہے ان سب حالتوں کیواسطے یہ گولیاں بینظیر فائدہ بخش ہیں۔ ایسے لوگ ان کو پاس رکھیں اور روزانہ ایک دو گولی کھاتے رہیں تو مالک کی مہربانی سے سب امراض سے محفوظ رہیں گے۔ ہاضمہ درست رہیگا سب طاقتیں قائم رہیں گی۔ پردیس میں رہنے سے جو کمزور بیمار ہو چکے ہیں۔ وہ ان کو کھانے سے بہت جلد صحت پاویں گے۔ ویسے بھی کوئی شخص اگر اس کو روزانہ استعمال رکھے تو اکثر امراض سے محفوظ رہیگا۔ کیونکہ یہ گولیاں محافظ صحت ہیں۔ مندرجہ ذیل امراض کو خاص طور پر مفید ہیں:۔

بدہضمی و امراض معدہ۔ ورم جگر و دیگر امراض جگر۔ ورم طحال۔ بادی بلغمی امراض۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ پرانا بخار۔ پھوڑا پھنسی کا ہونا۔ چربی بڑھ کر موٹا ہوتے جانا یا پیٹ خراب ہو کر بہت کمزور دبلے ہونا اور ایک یا دوسری بیماری کا ہوتے رہنا۔ گرمی سردی۔ بادی بلغم سب امراض میں مفید ہے۔ ان سے بھوک خوب لگتی ہے۔ کھایا پیا ہضم ہوتا ہے۔ پاخانہ صاف ہونے لگتا ہے۔ ہر شخص کو اپنی صحت کی حفاظت کے واسطے ان کو پاس رکھنا چاہیئے۔ اور جو کمزور ہو چکے ہیں۔ ان کو نئی جوانی ان سے حاصل کرنی چاہیئے۔

قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ۔ ۱/۴/ (اس پر دو آنہ فی روپیہ مہنگائی چارج لیا جاتا ہے)

خط و کتابت و تار کا پتہ۔ مینیجر امرت دھارا فارمیسی۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا ۱۲ لاہور

المشتہر۔ مینیجر امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

روح نشاط (اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری تریاقی ہے)

سونے چاندی کے ورق مروارید۔ عنبر۔ کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد۔ کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بینظیر ہے کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے قیمت آٹھ روپیہ فی چھٹانک طبیہ عجائب گھر قادیان

تریاق کبیر

اسم با مسمےٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے

قیمت فی شیشی دو روپے بارہ آنے درمیانی شیشی ۱۲ چھوٹی شیشی ۹

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

معطی حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مندرجہ ذیل ارشاد کی تعمیل میں کہ "میں نے دوستوں کو توجہ دلائی تھی۔ کہ اس جماعت (خدام الاحمدیہ) کی مالی امداد کرنا یہ بھی ایک ثواب کا کام ہے۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہوئی ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ تھوڑی بہت جسقدر بھی مدد کرسکتے ہوں ضرور کریں۔ تاکہ خدام الاحمدیہ عمدگی اور سہولت کے ساتھ اپنا کام کرسکیں" (مشعل راہ ایڈیشن دوم صہ ۹۔ الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء) بعض احباب جماعت شروع سے ہی ماہانہ امداد فرما رہے ہیں۔ اور باقاعدگی سے اپنا عطیہ ادا کر رہے ہیں۔ لیکن بعض احباب باقاعدگی سے تو نہیں۔ مگر گاہے گاہے مجلس کی امداد فرماتے رہتے ہیں۔ مجلس ان کا بھی شکریہ ادا کرتی ہے۔ اس ضمن ایک نہایت ضروری امر کی وضاحت کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ دفتر محاسب میں مجلس کے حسابات دو مختلف ناموں سے جاری ہیں یعنی (۱) مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (۲) تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ معطی احباب سے درخواست ہے کہ براہ کرم اپنا عطیہ بھجواتے وقت کوپن پر دو امور کی تصریح کیا کریں۔ اگر آپ کا عطیہ تعمیر دفتر کے متعلق ہے۔ تو کوپن پر لفظ "تعمیر دفتر" خدام الاحمدیہ مرکزیہ ضرور تحریر فرمائیں۔ ورنہ یہ رقم مجلس مرکزیہ کے عام اخراجات کے حساب میں درج ہو جائے گی۔ اس درخواست کے ساتھ احباب جماعت کی توجہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی طرف مبذول کراتے ہوئے معروض ہوں۔ کہ مجلس کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس کے اخراجات میں بھی گراں قدر اضافہ ہو رہا ہے پس ایسے احباب جو ابھی تک مجلس کو ماہانہ امداد نہیں دے رہے اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور دفتر کو مطلع فرمائیں۔ کہ وہ کس قدر ماہانہ امداد دیا کریں گے۔ امید ہے کہ احباب جماعت حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نمایاں حصہ لیں گے۔ اور اپنے فیصلہ سے خاکسار مہتمم مال کو بذریعہ خط مطلع فرمائیں گے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تقرر زعما مجالس انصار اللہ

مفصلہ ذیل مجالس انصار اللہ کے لئے مندرجہ ذیل احباب کو زعیم مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت مقامی سے درخواست ہے۔ کہ ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔ چک خویٹ ضلع لدھیانہ چوہدری عبد الرحیم صاحب
۲۔ جماعت موش گڑھ ڈاکخانہ دارڑہ حکیم عبد الرحمن صاحب
۳۔ جماعت کپور تھلہ شہر منشی عبد الرحمن صاحب نائب صدر قادیان
۴۔ جماعت جالندھر شہر چوہدری بشارت علی صاحب کلرک امپیریل ٹرانسپورٹ ڈپو
۵۔ جماعت جالندھر چھاؤنی۔ قاضی محمد سعد اللہ صاحب پنشنر
۶۔ " بھیپیاں ضلع ہوشیارپور۔ پیر غلام محمد صاحب
۷۔ " چنگاڑ " لدھیانہ۔ مولوی شیخ محمد صاحب مولوی فاضل
۸۔ " کھمٹ " " چوہدری محمد ابراہیم صاحب
۹۔ " علی پور " " منشی عطا محمد صاحب پٹواری

خاکسار شیر علی صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماسکو ۲۰ اگست۔ روسی فوجیں تین طرف سے خارکوف پر بڑھ رہی ہیں۔ یہاں پر جرمن بڑا سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور چپہ چپہ زمین کیلئے لڑائی ہو رہی ہے۔ لیکن روسی ان حملوں کو روک کر گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں کچھ آگے بڑھ گئے ہیں اب جرمنی کے پاس خارکوف کے جنوب میں صرف دو ریلوے لائنیں رہ گئی ہیں۔ اب روسی ایسی جگہ پر پہنچ گئے ہیں۔ جہاں سے کریمیا کو جانیوالی ریلوے لائن صاف دکھائی دیتی ہے۔ ایک طرف روسی پولٹاوا کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ برائنسک کے محاذ پر روسیوں نے ایک اور اہم جرمن چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۰ اگست۔ سسلی سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر جانب شمال امریکن جہازوں نے دو جزائر لیپاری اور سٹرامبولی پر قبضہ کر لیا ہے جہازوں کو دیکھتے ہی اہل جزائر نے سفید جھنڈے کھڑے کر دیئے۔ اتحادی جہاز اور طیارے جنوبی اٹلی میں دشمن کے ٹھکانوں پر سخت گولہ باری کر رہے ہیں فوجیا ایک اہم جنکشن ہے۔ جس کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ روم ریڈیو نے یہ کہا ہے۔ کہ محوریوں نے سسلی میں اتحادیوں کی پانچ ڈویژن فوج تباہ کر دی ہے حالانکہ سسلی کی جنگ میں اتحادیوں کو ۱۰ اگست تک صرف ۲۵ ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا۔ لیکن دشمن کے ایک لاکھ ۶۷ ہزار فوجی مارے گئے مجروح یا قید ہوئے۔

لنڈن ۲۰ اگست۔ کل رات انگریزی بمباروں نے پھر برلن پر حملہ کیا۔ برلن پر ۷۲ بار حملہ ہو چکا ہے۔ اس ماہ میں یہ پانچواں حملہ ہے۔ اسکے علاوہ رود بار میں دشمن کے جہازوں پر بھی حملے کئے گئے۔

لنڈن ۲۰ اگست۔ کل امریکی اور انگریزی جہازوں نے برما میں بہت زیادہ بمباری کی انگریزی بمباروں نے دریائی کشتیوں پر حملہ کیا اور امریکی جہازوں نے دریائے چندون میں دشمن کی کشتیوں کو نشانہ بنایا۔ کلیڈان میں چار ریلوے جنکشنوں اور مالگوداموں پر حملے کئے۔

واشنگٹن ۲۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلین ... میں ایک پہاڑی چوٹی دشمن سے چھین لی ہے۔ یہاں سے سالموا نظر آتا ہے آسٹریلین فوج نے سالموا کی طرف

جانے والے راستوں پر بہت حملے کئے اور انہیں سخت نقصان پہنچایا۔

برلن ۲۱ اگست۔ جرمنوں نے فرانس کو کل یہ الٹی میٹم دیا ہے کہ فرانسیسی ۲۴ اگست تک یعنی چار دن کے اندر اندر اپنے تمام ہتھیار جرمن کے سپرد کر دیں۔ ۲۴ اگست کے بعد اگر کسی فرانسیسی کے پاس کوئی ہتھیار پایا گیا۔ تو اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔

بمبئی ۱۹ اگست ٹیکسٹائل کمشنر نے ٹیکسٹائل کنٹرول بورڈ کے اتفاق سے کپڑے کی چند مستند اقسام کی انتہائی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ بورڈ اس لسٹ کو جہاں تک ممکن ہو سکا توسیع دیگا۔ اور جتنی جلدی ممکن ہو سکا مزید اقسام کو بھی لسٹ میں شامل کیا جائے گا۔ قیمتیں یہ ہیں:

کپڑے کی قسم	چوڑائی	لمبائی	کارخانہ میں انتہائی قیمت
(۱) دھلی ہوئی ململ	چوڑائی ۴۳ انچ	لمبائی ۲۰ گز	۶-۲-۷ روپے تھان
(۲) کورا لٹھا	۴۲ "	۳۸ "	۲۷-۴-۹ "
(۳) کوری جینٹ	۴۳ "	۳۸ "	۲۵-۵-۲ "
(۴) کوری دھوتی	۴۴ "	۱۰ گز	۱-۱۲-۹ "
(۵) دھلا ہوا لٹھا	۳۳ "	۴۰ "	۲۱-۷-۰ "
(۶) رنگدار پاپلین	۲۹ "	۲۰ "	۱۲-۱-۹ "
(۷) دھلی ہوئی ٹول	۴۸ "	۲۰ "	۱۳-۲-۶ "
(۸) کوری ڈرل	۲۷ "	۴۰ "	۲۴-۶-۰ "
(۹) کورا لٹھا (مارکین)	۴۳ "	۳۸ "	۲۴-۶-۰ "
(۱۰) ساٹین چوڑائی	۴۴/۴۵ "	۳۲½ "	۱۴-۱-۰ "

ماسکو ۱۹ اگست۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن فوج اپنے طوفانی ٹینک ڈویژنوں سمیت خارکوف کے رقبہ سے پسپا ہو رہی ہے۔ یہ پسپائی کسی ایک مقام پر نہیں۔

لاہور ۱۹ اگست۔ پنجاب کے سابق آفیشل ریسیور خواجہ نذیر احمد جموں کے نزدیک گرفتار کر لئے گئے۔ آپ وہاں پر ایک تنہا مقام میں رہ رہے تھے۔ گرفتاری کے لئے لاہور سے سی۔ آئی ڈی کے دو انسپکٹر جموں گئے۔ اور وہاں سے ریاستی پولیس کی امداد سے آپکو پکڑ کر ایک مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جس نے آپکو دس دس ہزار روپیہ کی دو ضمانتوں پر رہا کر دیا۔

لنڈن ۲۰ اگست سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار نے اطلاع دی ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ کے تمام افسر برلن سے چلے گئے ہیں۔